ماہِ قرآن رمضان المبارک میں امت محبوبِ رحمٰن کو پہنچائیں،

پیغامِ قرآن اور فرامینِ شاہِ دو جہان

درسِ قرآن و حدیث

پیشکش

علامہ راشد علی عطاری مدنی

درس نمبر:05

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

خلاصہ پارہ 05
مع درسِ حدیث

پیشکش

علامہ ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستطرَف، ج ۱، ص ۴۰، دار لفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب	:	خلاصہ پارہ 05 مع درسِ حدیث
مرتب	:	علامہ ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی
صفحات	:	36
اشاعت اوّل	:	مارچ 2024ء (ویب ایڈیشن)
پیشکش	:	ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

اس فائل میں پانچویں پارے کا خلاصہ ہے جسے آپ تراویح

کے بعد صرف 10 منٹ میں بیان کر سکتے ہیں

اس کے بعد دو احادیثِ قدسیہ ہیں اور ایک حدیثِ نبوی ہے

ان کا درس آپ بعدِ عصر یا فجر میں اپنی سہولت سے دے سکتے

ہیں

ہماری فائل پر عمل کریں گے تو ان شاءاللہ اختتام رمضان پر

مکمل قرآن پاک کا مختصر خلاصہ

ایک اربعین احادیثِ قدسیہ (امام غزالی)

اور ایک اربعین احادیث نبویہ (علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی)

پڑھنے اور سنانے کی سعادت پائیں گے۔ ان شاءاللہ

خلاصہ پارہ:05

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الصلوة والسلام عليك يارسو ل الله

اسلام عزت و حرمت کا حقیقی محافظ ہے اسی لیے اس نے تعلیم دی ہے کہ عفت و عصمت اور نسل انسانی کے تحفظ اور شہوت کی تسکین کے لئے زنا کی بجائے نکاح کا راستہ اختیار کیا جائے۔

کسی کا مال ناجائز طریقہ سے کھانا حرام ہے البتہ باہمی رضامندی کے ساتھ تجارتی بنیادوں پر قیمت ادا کر کے استعمال کر سکتے ہیں۔

خودکشی حرام ہے۔

کبیرہ گناہوں سے بچنے والوں کے صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مردوں اور عورتوں کی جسمانی صلاحیتوں میں جو فرق رکھا ہے اس کے پیش نظر ایک دوسرے سے برابری کی تمنا نہ کریں۔

ہر ایک کے عمل کے مطابق اجر و ثواب میں سے حصہ ملے گا۔

اللہ سے اس کا فضل مانگنا چاہیئے۔

مردوں کو عورتوں پر دووجوہ سے برتری عطا کی گئی ہے۔

(۱) انہیں خِلقی طور پر جسمانی فضیلت حاصل ہے۔

(۲) گھریلو معاملات میں مالی اخراجات کی ذمہ داری ان پر عائد ہے۔

پاکیزہ خواتین وہ ہیں، جو اطاعت شعار اور اپنی عفت وپاکدامنی کی محافظ ہوں۔

نافرمانی کرنے والی عورتوں کو وعظ و نصیحت کریں۔

عورت غلطی کرے تو مناسب انداز میں سمجھایا جائے اگر وہ فرماں برداری اختیار کرلیں تو انہیں ستایا نہ جائے۔

اگر میاں بیوی کے اختلافات حد سے تجاوز کر جائیں تو جانبین کی طرف سے ایک ایک نمائندہ کو باہمی مذاکرات سے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مقرر کردیا جائے۔

اگر دونوں مخلص ہوں گے تو اختلافات کو ختم کرنے کا کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکل آئے گا۔

حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی اہتمام کرو۔

والدین، رشتہ دار، یتیم، مسکین، پڑوسی، مسافر وغیرہ کے ساتھ حسن

سلوک کرو۔

اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا

اگر کوئی شخص نیکی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بڑھا چڑھا کر اسے اجر عطا فرماتا ہے۔

ہر امت میں سے گواہ لائے جائیں گے اور ان سب پر محمد مصطفےٰ ﷺ کو بطور گواہ پیش کیا جائے گا۔

شراب کی حرمت کے حوالہ سے ذہن سازی کرتے ہوئے فرمایا کہ نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ تاکہ مدہوشی کے عالم میں کوئی غلط اور ناز یبا بات منہ سے نہ نکل جائے۔

اس کے بعد جنابت اور تیمم کے بعض مسائل ذکر کئے

پھر یہودیت کی مکروہ ذہنیت کا پردہ چاک کرتے ہوئے ان کی بعض سازشوں اور خرابیوں کو بیان کیا۔

امانت کو اس کے مستحقین تک پہنچانے کا حکم دیا۔

اللہ اور اس کے رسول اور اولو الامر کی اطاعت کی تلقین فرمائی۔

بعض لوگ ایمان کے دعوے کے باوجود طاغوت (اللہ کے باغی

رہنمائوں) سے اپنے فیصلے کراتے ہیں جبکہ انہیں طواغیت سے براءت کا حکم دیا گیا ہے۔ شیطان انہیں بہت دور کی گمراہی میں ڈالنا چاہتا ہے۔ جب انہیں اللہ کے کلام کے مطابق فیصلہ کرانے کی دعوت دی جاتی ہے تو یہ لوگ اس راستہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے لگتے ہیں۔ پھر ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ ایک منافق اور ایک یہودی میں اختلاف ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دلائل کی روشنی میں فیصلہ یہودی کے حق میں دیدیا۔ منافق نے حضرت عمر سے انصاف مانگا۔ انہوں نے اسے قتل کر دیا کہ جو شخص رسول خدا کے فیصلہ کو انصاف کے منافی خیال کرے انصاف کا تقاضا ہے کہ اسے زندگی کی قید سے آزاد کرادیا جائے۔

اس پر قرآن کریم نازل ہوا کہ تمہارے رب کی قسم ہے کہ وہ شخص ایمان سے خالی ہے جو اپنے اختلافات میں آپ کے فیصلہ کو بلاچوں وچرا تسلیم نہ کرے۔

اس کے بعد فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والے، اللہ کے انعام یافتہ بندوں انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ جنت میں ہوں گے۔ ایسے پاکیزہ لوگوں کا ساتھ میسر آجانا اللہ کے فضل کا آئینہ

دار ہے۔

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرماں برداری کی فضیلت بیان کرکے سب سے بڑی اطاعت اور نیکی کا حکم دیا اور وہ غلبہ ٔاسلام کے لئے اپنی جان و مال لگا کر جہاد میں حصہ لینا ہے۔ فرمایا: اے ایمان والو! جہاد کے لئے میدانی جنگ یا چھاپہ مار جنگ جو بھی وقت کا تقاضا ہو اسے اختیار کرو۔ تمہاری صفوں میں ایسے منافقین بھی موجود ہیں جو جہاد کے مخالف اور محاذ جنگ سے پیچھے رہنے والے ہیں۔

ان کی صورتحال یہ ہے کہ اگر تمہیں محاذ پر کوئی ناگواری پیش آئے تو خوشیاں مناتے ہیں کہ اچھا ہی ہوا کہ ہم ان کے ساتھ نہیں تھے اور اگر تمہیں کوئی کامیابی حاصل ہو تو انہیں افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ کاش مال غنیمت کے حصول میں ہم بھی شریک ہوتے۔

دنیا پر آخرت کو ترجیح دینے والوں کو قتال فی سبیل اللہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے کیونکہ اللہ کے راستہ میں قتال کے دوران اگر کوئی شخص شہید ہو جاتا ہے یا کافروں پر غلبہ حاصل کرلیتا ہے تو دونوں صورتوں میں اجر عظیم کا مستحق قرار پاتا ہے۔

پھر قتال فی سبیل اللہ کے لئے جواز کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تم آخر جہاد کے لئے کیوں نہیں نکلتے جبکہ صورتحال یہ ہے کہ ضعیف اور مظلوم بچے، بوڑھے اور عورتیں کفار کے ظلم سے تنگ آکر تمہاری راہ دیکھ رہے ہیں اور دعائیں مانگتے ہیں کہ ہمارے لئے ظلم و ستم سے نجات دہندہ اور کوئی مددگار پیدا کر دے۔

ان حالات میں بھی اگر جہاد نہیں کروگے تو پھر کب کروگے؟ جب کافر طاغوت کی حمایت میں لڑتے ہیں تو ایمان والوں کو اللہ کے دین کی حمایت میں لڑنا چاہئے۔ شیطان کے حمایتیوں سے تمہیں جنگ کرنی چاہئے۔

شیطانی سازشیں انتہائی کمزور ہوا کرتی ہیں، بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب نماز روزہ کی بات ہو تو جہاد شروع کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں اور جب جہاد کا وقت آتا ہے تو موت کے ڈر سے راہِ فرار اختیار کر جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ موت تو ہر جگہ آکر رہے گی۔ مضبوط قلعوں کے اندر بند ہو کر بھی موت سے بچنا ممکن نہیں ہے۔

اطاعتِ خداوندی اطاعتِ رسول میں مضمر ہے۔

منافقین آپ کے سامنے اطاعت کی باتیں کرتے ہیں اور آپ کی مجلس

سے اٹھ کر آپ کی مخالفت شروع کر دیتے ہیں۔

آپ اللہ پر توکل کرتے ہوئے ان سے صرفِ نظر کرتے رہیں اللہ بہترین کارساز ہیں۔

اس کے بعد قرآن کریم میں غور و خوض کی دعوت دیتے ہوئے اس کے حق و صداقت پر مبنی ہونے کے لئے دلیل یہ دی ہے کہ اس میں کوئی تضاد اور اختلاف نہیں پایا جاتا۔

پھر معاشرہ کا امن و سکون تباہ کر دینے والی بدترین عامل "افواہ سازی" کی مذمت کرتے ہوئے اس کے سدباب کا طریقہ بیان کیا ہے کہ متعلقہ شخص سے رابطہ کر کے تحقیق کر لی جائے تو "افواہیں" اپنی موت آپ مر جاتی ہیں

اور اگر دین کی کوئی بات سامنے آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دین کے ماہرین سے رجوع اور تحقیق کے بغیر اس پر عمل نہ کیا جائے۔

جائز اور ناجائز سفارش کا ضابطہ بیان کیا اور سلام کرنے کے آداب سکھائے کہ سلام کا جواب بہتر سے بہتر انداز میں دیا جائے۔

پھر قیامت کے محاسبہ کی یاددہانی کے لئے فرمایا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تمہیں ایسے دن میں جمع کرے گا، جس کے آنے میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

منافقین کے بارے میں دوٹوک پالیسی اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ منافقین کے بارے میں دہری ذہنیت کا کیوں شکار ہو؟ اللہ نے انہیں مسترد کر دیا ہے، جسے اللہ گمراہ قرار دے دیں، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا! تم ان کے بارے میں متردد ہو جبکہ وہ تمہیں کافر بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں تاکہ تم اور وہ ایک جیسے ہو جائو۔ یہ لوگ تو اس قابل ہیں کہ ان سے کسی قسم کی دوستی نہ رکھی جائے بلکہ یہ جہاں بھی ملیں انہیں قتل کر کے جہنم رسید کر دیا جائے،

البتہ ان میں سے اگر کسی نے تمہارے ساتھ معاہدہ کر رکھا ہو یا وہ قتل وغارت گری سے باز آنے کی ضمانت دینے کے لئے تیار ہو تو اس سے چشم پوشی کی جاسکتی ہے۔

پھر اس کے بعد کسی بے گناہ کے قتل کی صورت میں دیت کی ادائیگی کا ضابطہ بیان کیا اور کسی مؤمن کے ناجائز قتل کی صورت میں دائمی جہنمی

ہونے کی وعید بیان فرمائی

پھر بلا تحقیق کسی کے خلاف انتقامی کارروائی کرنے سے منع کرتے ہوئے بتایا کہ اگر کوئی اجنبی شخص تمہیں سلام کرتا ہے تو یہ اس کے ایمان کی علامت ہے محض شک وشبہ کی بنیاد پر اس کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔

پھر محاذ جنگ پر مصروفِ عمل مجاہد کی فضیلت بیان کرتے ہوئے بتایا جہاد سے پیچھے رہنے والے، جہاد کرنے والوں کے برابر کبھی نہیں ہوسکتے، ہر مسلمان سے اللہ نے اجر وثواب کا وعدہ کررکھا ہے مگر مجاہدین کا مرتبہ اور مقام بہت بڑا ہے

پھر ہجرت کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ اگر کوئی شخص مسلمان ہونے کا دعویدار ہو کر بھی ایسی جگہ سے ہجرت نہ کرے جہاں اسے دین پر عمل کرنے کی اجازت نہ ہو تو اس کے ایمان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

اللہ کے نام پر ہجرت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بڑی وسعت اور فارغ البالی نصیب فرماتا ہے۔

پھر جہاد اور نماز کی اہمیت کے ایک قرآنی حکم کا تذکرہ ہے۔ مسلمان

غزوہ بنی المصطلق کے موقع پر جب ظہر کی نماز پڑھنے لگے تو کافروں نے کہا کہ ہمیں اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو اس حالت میں ایک دم حملہ آور ہو کر مسلمانوں کو نیست و نابود کرنا بہت آسان تھا۔ انہوں نے عصر کی نماز میں حملہ کرنے کی پلاننگ کرلی، جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو کافروں کی اس خفیہ تدبیر کی اطلاع بھی دی اور اس کے سدباب کے لئے "صلوٰۃ الخوف" کا طریقہ بھی بیان کردیا کہ اگر دشمن سے جان کا خطرہ ہو تو نماز کے لئے اس طرح صف بندی کریں کہ ایک صف امام کے ساتھ نماز کی ایک رکعت مکمل کرلے۔ دوسری صف نیت باندھ کر کھڑی رہے اور دشمن کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھے پھر دوسری صف ایک رکعت امام کے ساتھ مکمل کرلے اور پہلی صف پیچھے ہٹ کر دشمن کے اچانک حملہ کی صورت میں جوابی کارروائی کے لئے تیار رہے پھر امام اپنی نماز مکمل ہونے پر سلام پھیر دے اور دونوں صفیں باری باری اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرلیں۔

اس طرح نماز کے فریضہ کی بروقت اور باجماعت ادائیگی بھی ہو جائے گی اور جہاد کے فریضہ کی ادائیگی میں بھی کوتاہی اور غفلت نہیں ہوگی۔

اسی ضمن میں حالت سفر میں "قصر نماز" کا حکم بھی عنایت کیا گیا۔

چنانچہ دشمنوں کی تدبیر دھری کی دھری رہ گئی اور نماز اور جہاد کی مشترکہ اہمیت بھی واضح ہوگئی کہ نماز جیسے عظیم الشان عمل کی وجہ سے جہاد کو موٴخر کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور جہاد جیسے اہم عمل کی بناءپر نماز میں غفلت اور کوتاہی کی اجازت نہیں دی گئی۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد بھی دوران جہاد ذکر میں مشغولیت رہے۔

نماز کو وقت مقرر پر ادا کرنا فرض ہے۔

اس کے بعد ہر حال میں عدل وانصاف کا مظاہرہ کرنے کی تلقین ہے واقعہ یہ ہوا تھا کہ کسی گھر میں چوری ہوگئی تھی چور انتہائی چالاک اور چرب لسان تھے۔ انہوں نے کسی بے گناہ کو پھنسا کر اپنا دامن بچانے کی کوشش کی۔ بعض لوگ ان کی چرب لسانی سے متاثر ہوکر انہیں بری کرانا چاہتے تھے۔ قرآن کریم نے ان کے جرم کو طشت ازبام کرتے ہوئے تاکید فرمائی کہ بلا تحقیق کسی خائن مجرم کی حمایت کرنے کی بجائے عدل وانصاف کے قانون کے مطابق فیصلہ کرکے مجرمین کو سزا دینی چاہیئے۔ دنیا میں اگر تم نے کسی مجرم کو بچا بھی لیا تو کل قیامت میں اللہ کی گرفت سے اسے کون بچائے

گا۔ جس نے جرم کیا سزا بھی اسی کو ملنی چاہیئے۔ اپنے گناہ کا الزام دوسرے پر تھوپنا بہت بڑا جرم ہے اور بہتان تراشی کے زمرہ میں آتا ہے۔ کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے خفیہ تدبیروں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر کوئی خفیہ تدبیر کرنی ہی ہے تو کسی نیک کام، صدقہ و خیرات یا مفاد عامہ کے لئے کرنی چاہیئے۔ اس پر اجر عظیم نصیب ہو گا۔

یتیم بچیوں کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کا حکم دیا

ان کے حق مہر ادا کرنے کا حکم دیا۔

میاں بیوی کے اختلاف کی صورت میں خلع کا ضابطہ بیان کیا گیا ہے

اللہ کی قدرت و حکمرانی کو بیان کرنے کے بعد عدل و انصاف کا دامن تھامنے اور سچی گواہی دینے کی تلقین ہے۔ اگرچہ اپنی ذات یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

پھر منافقین کے لئے دردناک عذاب کی دھمکی کے ساتھ ہی ایسے لوگوں کی مجلسوں سے بچنے کی تلقین ہے، جو احکام قرآنی میں ترمیم و تنسیخ کرنا چاہتے ہوں۔ منافقین اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش میں اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہیں۔

یہ لوگ نماز میں سستی اور اللہ کے ذکر سے پہلو تہی کرتے ہیں۔
تذبذب کا شکار رہتے ہیں نہ ادھر کے نہ ادھر۔ ایسے گمراہوں کو ہدایت بھی نہیں ملا کرتی۔ یہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے،
مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں سے دوستی اور گٹھ جوڑ کی اجازت نہیں ہے۔
کافروں کو مسلمانوں پر کسی طرح بھی فوقیت نہیں دی جاسکتی، یہ لوگ اگر تائب ہو کر اپنا طرز عمل درست کرلیں تو ان کا شمار بھی مؤمنین کے ساتھ ہو سکتا ہے۔
اگر تم ایمان کے تقاضے پورے کرتے رہو اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو تو اللہ تمہیں عذاب کیونکر دے گا؟

خلاصہ دَر خلاصہ

اللہ کے مقرر کردہ ضابطہ کے تحت شادی شدہ عورتیں دیگر مردوں کے لئے حرام ہیں۔
نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے جائز طریقہ صرف نکاح ھے۔
نکاح کے بغیر مرد وعورت کا تنہائی میں ملنا، ایک دوسرے کو چھونا یا

دوستی رکھنا منع ھے۔

رشوت ،غضب،دھوکے ،چوری ،ڈاکے ،ذخیرہ اندوزی کے ذریعے ناجائز منافع کھانا حرام ھے۔

مشکلات کا علاج خودکشی کرنا نہیں ھے۔خودکشی کرنے والا جھنم میں اپنی جان کو مارنے کا اعادہ کرتا رھتا ھے۔

والدین کی نافرمانی اور دیگر کبیرہ گناھوں سے بچیں تو چھوٹی لغزشیں معاف ھیں۔

مرد حاکم ہیں یعنی منتظم ھیں۔جسمانی قوت اور مال خرچ کرنے کی وجہ سے انہیں یہ فضیلت حاصل ھے۔

مرد اور عورت کے درمیان جسمانی بناوٹ ،استعداد اور صلاحیت کا فرق رکھا گیا ھے۔اس لئے سوائے نیکیوں مین آگے بڑھنے کے دونوں کے درمیان کوئی مقابلہ نہیں ھے۔

نیک خواتین شوہر کی فرمانبردار اور اسکی غیر موجودگی میں مال وعصمت کی حفاظت کرتی ھیں۔

اللہ کی عبادت کے بعد بندوں کے ساتھ اچھا برتاو کرنا ضروری ھے۔

معروف یعنی جائز و نیک معاملات میں حاکم یا امیر کی بات ماننا اخلاقی اور شرعی ذمہ داری ھے۔

اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والے ھی انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین کی رفاقت پاسکتے ھیں۔

کوئی برائی اور مصیبت پہنچنے پر اپنی غلطی کے بارے میں سوچنا اہم ھے۔

مومن کا قتل اللہ کے نزدیک دنیا تباہ کرنے سے زیادہ بڑا ھے اور اسکی سزا جھنم ھے۔

نماز کو وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنا ضروری ھے۔ البتہ حالت سفر میں نماز قصر اور حالت جنگ میں نماز خوف ادا کرنی ھے۔

نماز کے بعد کھڑے، بیٹھے اور لیٹے یعنی کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا ھے۔

صدقہ۔ نیکی یا اصلاح کی بات کے لئے سرگوشی کی جاسکتی ھے، غیبت، چغلی یا حسد کے لئے اجازت نہیں ھے۔

شوہر وبیوی میں رنجش ھو جائے تو حقوق کی کمی بیشی پر صلح کر لینا بہتر ھے۔

جلد باز طبیعت کی وجہ سے صرف دنیا میں بدلہ چاہنا کوئی عقلمندی نہیں ۔بلکہ آخرت پر نگاہ رکھتے ھوئے کام جاری رکھنا ھے۔

دنیا میں عزت چاہنے کے لئے دین کو قربان نہ کریں،اصل عزت تو اللہ کے پاس ھے۔

جن مجالس میں دین کا مذاق اڑایا جارھاھو وھاں بیٹھنا جائز نہیں ھے

اللہ کو دھوکہ دینا، نماز میں سستی کرنا،دکھاوے کی نماز اللہ کا ذکر کم کرنا،شک میں پڑنا منافقت ھے۔

نفاق کا علاج توبہ۔اصلاح عمل،اللہ سے مضبوط تعلق اللہ کے دین کے لئے خالص ھونا ھے

درسِ حدیثِ قدسی

اَلْمَوَاعِظُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّۃ

حجۃ الاسلام امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی

اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ

اللہ کریم نے جس طرح قرآن حکیم میں اپنے بندوں کو نصیحتیں فرمائی ہیں، اسی طرح اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان حق ترجمان سے **"اَحادیث قدسیہ"** میں بھی نصیحتیں فرمائی ہیں۔

جس حدیث شریف کو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رب تعالیٰ کی نسبت سے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا اسے **حدیثِ قدسی** کہتے ہیں۔(مراۃ المناجیح، ج۱، ص۱۸۰ملخصًا)

حدیث قدسی:9: مخلوق پر لعنت نہ کرو

يقول اللہ تعالی: "يا بن آدم! لا تلعنوا المخلوقين فتردّ اللّعنة عليكم. يا بن آدم! استقامت السّماوات في الهواء بلا عمد باسم واحد من أسمائي، ولم تستقم قلوبكم بألف موعظة من كتابي. يا أيّها النّاس! كما لا يلين الحجر في الماء، كذلك لا تؤثّر الموعظة في القلوب القاسية. يا بن آدم! كيف تشهدون أنّكم عباد اللہ ثمّ تعصونه؟ وكيف تزعمون أنّ الموت حقّ وأنتم له كارهون، وتقولون بألسنتكم ما ليس لكم به علم وتحسبونه هيّنا وهو عند اللہ عظيم."

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: **"اے ابن آدم! مخلوق** پر لعنت نہ کرو کہ لعنت تمہاری طرف ہی لوٹا دی جاتی ہے۔

اے ابن آدم! (ساتوں) آسمان ہَوا میں، میرے ناموں میں سے صرف ایک نام کی برکت سے بغیر ستون کے قائم ہیں جبکہ

تمہارے دِل میری کتاب کی ہزار نصیحتوں سے بھی سیدھے نہیں ہوتے۔

اے لوگو! جیسے پتھر پانی میں نرم نہیں ہو سکتا ایسے ہی سخت دل میں نصیحت کچھ اثر نہیں کر سکتی۔

اے ابن آدم! تم کیسے گواہی دیتے ہو کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے ہو؟ پھر (گواہی دینے کے بعد) اسی کی نافرمانی کرتے ہو۔ تم کیسے گمان کرتے ہو کہ موت برحق ہے؟ حالانکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو۔ تم اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہوتا اور تم اسے معمولی خیال کرتے ہو حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک وہ بہت بڑی ہوتی ہے۔"

حدیث قدسی 10: ایمان والوں کے اعمال

يقول اللہ تعالى: "يا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وشِفاءٌ لِما فِي الصُّدُورِ" [سورة يونس: ٥٧] ،

فلم لا تحسنون إلّا لمن أحسن إليكم، ولا تصلون إلّا من وصلكم، ولا تكلّمون إلّا من كلّمكم، ولا تطعمون إلّا من أطعمكم، ولا تكرمون إلّا من أكرمكم؟ وليس لأحد على أحد فضل، إنما المؤمنون الّذين آمنوا بالله ورسوله، الّذين يحسنون إلى من أساء إليهم، ويصلون من قطعهم، ويعفون عمّن حرمهم، ويأتمنون من خانهم، ويكلّمون من هجرهم، ويكرمون من أهانهم، وإنّي بكم لخبير "

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ (پ۱۱، یونس:۵۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت۔

(اے ابن آدم!) تم صرف اس پر ہی احسان کرتے ہو، جو تمہارے

ساتھ احسان کرتا ہے، صرف اسی کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہو جو تمہارے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے، صرف اسی سے گفتگو کرتے ہو جو تمہارے ساتھ گفتگو کرتا ہے، صرف اسی کو کھانا کھلاتے ہو جو تمہیں کھلاتا ہے، صرف اسی کی عزت کرتے ہو جو تمہاری عزت کرتا ہے حالانکہ کسی کو کسی پر کچھ فضیلت حاصل نہیں ہے (سوائے تقویٰ کے)۔ ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان رکھتے، برائی کرنے والوں کے ساتھ بھلائی کرتے، قَطع تَعلُّق کرنے والوں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے، محروم کرنے والوں کو معاف کرتے، خیانت کرنے والوں کو امان دیتے، ترکِ تعلق کرنے والوں سے تعلق جوڑتے اور بے عزتی کرنے والوں کی عزت کرتے ہیں۔ اور بے شک میں تمہارے ہر عمل سے باخبر ہوں۔"

درسِ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث:۵ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔ (1)
(بخاری، ج ۱، کتاب الایمان، ص ۶)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن (کامل) نہیں ہوگا جب تک کہ اپنے بھائی (مومن) کے لئے وہی چیز نہ پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔

شرحِ حدیث: یہ حدیث در حقیقت اس سے پہلے والی حدیث کا تتمّہ اور تکملہ ہے اور سلسلۂ حقوق العباد کی دوسری کڑی ہے۔ پہلی کڑی تو یہ تھی کہ ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی کا یہ دستور بنالے کہ میری ذات سے کسی مسلمان کو کسی طرح کوئی ایذا نہ پہنچے اور دوسری کڑی یہ ہے کہ مسلمان اس زریں اصول کو اپنا ضابطہ حیات بنالے کہ جو کچھ

اور جیسے سلوک و معاملات کو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی
دوسرے مسلمان کے لئے بھی پسند کرے۔ مثلاً ہر شخص اپنی
ذات کے لئے یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی مجھ کو نقصان نہ
پہنچائے، کوئی میری بے آبروئی نہ کرے، کوئی میرے ساتھ
بد سلوکی اور بد معاملگی نہ کرے، کوئی مجھے دھوکہ اور فریب نہ
دے، کوئی مجھ کو اور میرے رشتہ داروں اور محبت والوں کو نہ
ستائے، یوں ہی ہر شخص اپنے لئے یہ پسند کرتا ہے کہ مجھے
عزت وآبرو، مال و دولت اور تَندُرُستی وسلامتی ملے، میری ہر
چیز اچھی ہو، میری زندگی اچھی گزرے، مجھے ہر طرح کا آرام و
راحت ملے وغیرہ وغیرہ۔

اب اس حدیث کی روشنی میں ہر شخص پر لازم ہے کہ
وہ اپنی ذات کے لئے جو کچھ اور جن جن چیزوں کو پسند کرتا ہے
وہی ہر مسلمان کے لئے بھی پسند کرے اور ظاہر ہے کہ جب
کوئی مسلمان اس طرزِ فکر اور اس طریقہ کو اپنی زندگی کا دَستورِ

حیات بنالے گا تو پھر وہ کسی مسلمان کی کبھی بھی کوئی حق تلفی نہیں کرے گا اور وہ حرص و حسد، بغض و کینہ، نِفاق و شِقاق، جنگ وجِدال، کُشت و قتال وغیرہ تمام اخلاقِ رَذِیلہ سے آئینہ کی طرح صاف شفاف ہو جائے گا اور مسلم معاشرہ آرام و راحت اور امن و چین کی ایک جنت بن کر ساری دنیا کے لئے باعث کشش اور تمام اقوام عالم کے لئے جاذبِ نظر بن جائے گا اور امن کی متلاشی اور سکون و اطمینان کی بھوکی پیاسی دنیا کو اسلامی معاشرہ کے دامن رحمت میں پناہ ملے گی

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)

https://wa.me/923208324094

Become A Writer
HADI
Research Institute

رمضان الکریم

10 روزہ

دنیائے اسلام کا منفرد اعتکاف

الاعتکاف العلمی

عشرہ اخیرہ

الحمد للہ ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل کے تحت گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی 10 روزہ علمی اعتکاف ہو رہا ہے۔

الاعتکاف العلمی کے اہم اہداف

- تفسیر کی اہم کتاب کی تحقیق وتخریج مع مکمل ٹریننگ
- کتاب کی ان شاءاللہ اشاعت
- ایک اہم فقہی انسائیکلو پیڈیا کا اشاریہ کی ترتیب
- فن اشاریہ سازی کی مکمل ٹریننگ
- کمپیوٹر میں مقالہ وکتاب لکھنے کی لازمی ٹریننگ
- تحقیق کی منتظر کتابوں کا تعارف
- فن تحقیق وتخریج کی اہم نشستیں ہوں گی
- قرآن کریم کا موضوعاتی مطالعہ
- فن تخریج حدیث
- فن تخلیق موضوع/عنوان سازی
- فن حاشیہ نگاری واشاریہ سازی
- مصادرِ علومِ اسلامیہ

اور اس کے علاوہ بہت ساری اہم تربیتی نشستیں شامل رہیں گی ان شاء اللہ

رجسٹریشن کی آخری تاریخ 19 واں روزہ

اعتکاف میں سحری وافطاری ان شاءاللہ ادارے کی طرف سے

زیرِ نگرانی وتربیت

استاذ التحقیق والتصنیف علامہ راشد علی مدنی

ڈائریکٹر ہادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

شرائط

- لیپ ٹاپ لانا لازمی ہے۔
- درسِ نظامی مکمل ہو یا جاری ہو۔
- کم از کم لغت دیکھ کر عربی کا اردو ترجمہ کر سکتے ہوں۔
- جو احباب اعتکاف نہیں کر سکتے لیکن سیکھنے کے لیے آنا چاہیں تو وہ بھی رابطہ کر سکتے ہیں

ONLY WHATSAPP : +92320-8324094 اعتکاف یا صرف نشستوں میں شرکت کے خواہشمند "اعتکاف" لکھ کر واٹس اپ کریں

جامع مسجد فاروقِ اعظم شاہجہانی نشتر بستی، پی آئی بی کالونی، کراچی نزد مکتبہ غوثیہ

رمضان المبارک کے بعد بہت ہی اہم دورۂ حدیث شریف شروع ہو گا
نصاب میں 14 کتب حدیث کی احادیث حذفِ تکرار کے ساتھ شامل
دورۂ حدیث شریف کا دورانیہ ایک سال ہو گا۔
شوال المکرم 1445ھ تا شعبان المعظم 1446ھ
شرکاء کو اختتام پر ان شاءاللہ سندِ حدیث اور اجازات بھی دی جائیں گی

دورۂ حدیث شریف میں شامل کتبِ حدیث

1- صحیح البخاري،،2- صحیح مسلم،،3- سنن أبي داود،،4- جامع الترمذي،
5- سنن النسائي،،6-موطأمالک،،7- سنن ابن ماجہ،،8-مسند أحمد،
9سنن الدارمی،،10- السنن الکبری للبیهقي،، 11 صحیح ابن خزیمہ، ،
12 صحیح ابن حبان،،13-مستدرک الحاکم،،14-الأحادیث المختارة

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر:ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل
https://wa.me/923208324094

Become A Writer
HADI
Research Institute

30 روزہ انتہائی علمی وفکری

ایم فل، پی ایچ ڈی اسکالرز اور علوم قرآنیہ پر مضامین و مقالات لکھنے کے شائقین کے لیے انتہائی اہم

موضوعاتی دورہ قرآن

Thematic Study of Quran

کورس کے اہم نکات

- مکمل قرآن کریم کا موضوعاتی دورہ
- پارہ اول کی ہر آیت سے ممکنہ عنوانات کی تجاویز
- بقیہ پاروں کے ہر رکوع سے ممکنہ تحقیقی موضوعات کی تجاویز
- قرآنی سورتوں کے مرکزی مضامین کا جائزہ
- مکی و مدنی آیات کے اسلوبِ بیان کا جائزہ
- سورتوں کے افتتاحات و خواتیم کا جائزہ

داخلہ و کلاس کی تفصیل

- یکم تا تیس رمضان المبارک
- 11 مارچ تا 10 اپریل
- کلاس روزانہ رات پاکستانی وقت
- 10:30 تا 11:30
- کلاس آن لائن زوم پر
- روزانہ کی ریکارڈنگ واٹس اپ
- اختتام پر سرٹیفکیٹ

داخلہ فیس انتہائی کم

پاکستان: 1000 روپے | یوکے و دیگر: 10 پاؤنڈ | ہندوستان: 500 روپے

مدرس

استاذ التحقیق والتصنیف علامہ راشد علی مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

داخلہ کے لیے دورہ قرآن لکھ کر واٹس اپ کریں

ONLY WHATSAPP : +92320-8324094